خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

20-مارچ 1996ء | ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 66
بدھ 29 شوال 1416ھ 20 امان 1375 ہش 20 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو تو پہلے خود پاکیزہ بن جاؤ

بیان میں جب تک روحانیت اور تقویٰ و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔ وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقعہ بے موقعہ جوش سے پڑ جاتا ہے اور جس پر پڑتا ہے اسے بجائے پاک و صاف کرنے کے پلید کر دیتا ہے انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہئے پھر دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے (ایمان والو) پہلے اپنی جان کی فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ (دین حق) تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 616)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تحریر فرماتی ہیں۔

انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (اللہ آپ سے راضی ہو) کی نواسی اور ہماری خالہ زاد بہن حضرت امتہ الرحمان صاحبہ بیگم ڈاکٹر اقبال غنی صاحب (وفات یافتہ) قریباً 100 سال کی عمر میں مورخہ 25 فروری 1996ء شام 8 بجے 105/C ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پا گئیں۔ (ہم سب اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

محترمہ انتہائی بزرگ، دعا گو اور پابند عبادات موصیہ خاتون تھیں۔ اور آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی رفاقت کا شرف بھی حاصل تھا۔

آپ کا جنازہ 26 فروری صبح آٹھ بجے مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے لاہور میں پڑھایا۔ اور پھر احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا جو کہ آپ کی واحد اولاد ہے مکرم عطاء الرحمان غنی صاحب واقف زندگی ایک پوتا اور دو پوتیاں (ایک پوتی حضرت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور کی بہو اور دوسری پوتی مکرم پیر انوار الحق صاحب راولپنڈی کی بہو ہیں) سوگوار چھوڑے ہیں۔ پوتیاں بیرون ملک ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے بیٹے عطاء الرحمان غنی صاحب جن کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور تمام عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم خالد سیف اللہ صاحب جو مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب کے پوتے ہیں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ کے قہر سے بچنے کیلئے تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اس دنیا میں ہماری سیر روحانی یہاں سے شروع ہوتی ہے گو گناہوں سے اور غفلتوں اور کوتاہیوں سے ایسے اعمال سے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے انسان بچنے کی کوشش کرے۔ اور تقویٰ کا ایک پہلو یا بڑا پہلو یہی ہے۔ اس کی تفصیل میں تو اس وقت میں نہیں جاؤں گا لیکن یہ کہنا یقیناً درست ہوگا کہ انسان کی سلامتی کے لئے یعنی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کے لئے اور غفلت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قہر کے وارث ہونے سے بچنے کے لئے تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے۔ اور حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے فتن اور فسادات سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے جو تقویٰ کی چاردیواری کے اندر داخل ہو گیا وہ اس قسم کے فتنوں اور فسادوں اور بدعملیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے محفوظ ہو گیا اور تقویٰ کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ انسان، انسان کے لحاظ سے تقویٰ میں فرق ہے۔ بعض انسانوں کی استعدادیں موٹی موٹی ہیں بعض کی استعدادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ باریکیوں میں جاتے ہیں اور زیادہ روحانی ترقیات کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی قوت بھی دی اور تقویٰ کی باریک راہوں کی شناخت بھی عطا کی۔

تقویٰ کی یہ باریک راہیں ان کی روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ظاہر کرنے والی ہیں جیسا کہ میں نے بتایا تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ وہ فتنہ و فساد اور ظلم اور نواہی میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے حفاظت کا کام دیتا ہے اور جب انسان ہر پہلو سے متقی بن جائے یعنی کسی پہلو سے بھی کوئی گناہ اور گندگی اس کے قریب نہ آئے تو چونکہ گندگی اور بدصورتی سے اس نے خود کو محفوظ کر لیا اس لئے روحانی طور پر اس کے جو نقوش اور خدوخال تھے وہ نمایاں ہو کر سامنے آ گئے اور ابھر آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے متقیوں سے میں پیار کرتا ہوں۔

(از خطبہ 22- فروری 1974ء)

تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

20- امان 1375 ھش · 20 مارچ 1996ء

نیکی اور برائی - دل کا فیصلہ

یہ تو کہا گیا ہے کہ اچھے اور برے کام کے متعلق اپنے دل سے پوچھو- اگر دل اس بات سے ڈرتا ہے کہ کسی شخص کو آپ کے کسی کام کا علم نہ ہو جائے تو سمجھ لیا جائے کہ وہ کام اچھا نہیں ہے- لیکن ایسا کرنے کے لئے یہ بات بھی نہایت ضروری ہے- پہلے انسان کے دل کو یہ معلوم ہو کہ اچھائی کیا ہے اور برائی کیا ہے- اگرچہ اس سلسلے میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ 90 فی صدی سے زیادہ ہر انسان کو معلوم ہے کہ برائی کیا ہے اور اچھائی کیا ہے اگر وہ برائی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس لئے نہیں کہ وہ اسے اچھائی سمجھتا ہے- اور یا اس لئے کہ وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے یا برا کام یا اس کی بعض مجبوریاں ایسی ہیں جو اسے برائی کی طرف دھکیل دیتی ہیں- لیکن بہرحال یہ بات سوفی صد درست ہے کہ انسان اپنے دل سے پوچھے- دل سے پوچھنے کے نتیجہ میں کم از کم 90 فی صد تو اسے صحیح راستہ پر چلنے کا موقعہ مل جائے گا- دس فی صد باتیں ایسی ہوں گی جن کے متعلق اسے کسی دوسرے سے پوچھنا پڑے- یا واقفیت حاصل کرنی پڑے- کہ یہ بات کیسی ہے- اچھی ہے یا بری- بہرحال اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے یہ نسخہ نہایت کارگر ہے کہ انسان اپنے دل سے پوچھے کہ جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے آیا وہ سب کے سامنے کر سکتا ہے یا سب کے سامنے نہ بھی کرے تو کیا اگر دوسروں کو علم ہو جائے تو اسے شرم تو نہیں آئے گی- اس میں ندامت کا جذبہ تو پیدا نہیں ہو گا- اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً عام طور پر ہم سیدھے ہی راستے پر چلنے والے ہوں گے- اور عام طور پر ہمیں نیکیاں کرنے ہی کا موقعہ ملے گا اور برائیوں سے ہم بچ جائیں گے-

اسی سلسلے میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انسان بچہ ہو یا بوڑھا بری بات کرنے کے لئے اپنے آپ کو دوسروں سے اوجھل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس پہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ تاریکی کی تلاش کرتا ہے- تاریکی نہ ہو تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھتا تو نہیں- کیونکہ اگر کوئی دیکھتا ہو اور یہ خیال ہو کہ کسی کو اس بات کا علم ہو جائے گا تو وہ برائی سے بچتا ہے- اگر ہم یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی ہمیں دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو- ایک ہستی تو ایسی ہے جس سے ہم کسی طرح بھی چھپ نہیں سکتے- جسمانی طور پر چھپنے کی تو بات ہی الگ ہے- ہم اپنے دل کے خیالات جن سے ہمارے قریب بیٹھا انسان بھی واقف نہیں ہو سکتا وہ بھی اس سے چھپا نہیں سکتے- وہ جانتا ہے کہ ہمارے دل میں کیا ہے- ہم کیا کرنا چاہتے ہیں اور ہم کیوں کرنا چاہتے ہیں یعنی وہ ہماری نیتوں سے بھی واقف ہے- اگر ہم یہ بات ذہن میں رکھیں تو ہمیں برائی کے نزدیک بھی جانے کا حوصلہ پیدا نہ ہو- اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھتا ہے- وہ ہمارے دلوں کو جانتا ہے وہ ہماری نیتوں کو پہچانتا ہے پس معلوم ہوا کہ برائی سے بچنے کا سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانے- وہ ہے بھی حاضر ناظر- یہ کوئی یونہی جاننے والی بات نہیں ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا- پس اپنے دل کو یہ یقین دلانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے خیالات سے بھی واقف ہے- دس فی صدی کا حصہ جو رہ جاتا ہے- جس کے متعلق انسان کہہ نہیں سکتا کہ وہ اچھائی ہے یا برائی- اس سلسلے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے علم کو بڑھاتے رہیں معلوم کرتے رہیں کہ کیا اچھا ہے کیا برا ہے- تاکہ ہمیں سوفی صدی نیکیوں کا موقعہ ملے اور سوفی صدی برائیوں سے ہم اپنا دامن چھڑا سکیں- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے-

امید اور خوف کے رہتا ہوں درمیاں
اس کے بغیر مل نہیں سکتی کہیں اماں
یہ ربط و ضبط قلب کی محکم دلیل ہے
ممکن ہے اس سے ہو سکے تسخیرِ دو جہاں

ابوالاقبال

○

چارہ سازی کی طلب میں روگ کا چرچا نہ کر
دردِ رازِ یار ہے اس راز کو افشا نہ کر

آج ہو جائے فقط تیری نظر کا ایک دور
آج ساقی! اہتمامِ ساغر و مینا نہ کر

یا چھپا یوں خود کو تو وہم و تصور میں نہ آ
یا سرِ بام آ کسی انسان سے پردا نہ کر

اپنے وحشی کے قدم سے ناپ اس کی وسعتیں
آہوؤں کی جست سے اندازۂ صحرا نہ کر

اس مرض سے ہو شفا، ہم نے کبھی دیکھا نہیں
چارہ گر! بیمارِ الفت کی دوا کر یا نہ کر

دیکھ تجھ کو ڈس نہ جائے عشرتِ ساحل کہیں
میں پریشاں ہوں اگر گرداب میں پروا نہ کر

آج کافی ہے یہی تو گن سکے زخم آج کے
کل کا رکھ کل پر حساب اندیشۂ فردا نہ کر

گھستے گھستے اس کا سنگِ در نہ مٹ جائے کہیں
اُس پہ سجدہ کر تبسّم! تو مگر اتنا نہ کر

ڈاکٹر عبدالرشید تبسّم

اولاد کو وقف کرنے والے
والدین کے لئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں- تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جاسکے- اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کے بعد کیا ارادہ ہے-

2- بچے کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں- روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں- دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں- نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ایک اور دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے (-) سکھائی۔ یہ سواری کی دعا ہے۔(-)

کہ وہ لوگ جب سوار ہوتے ہیں تو سوار ہونے پر خدا سے یہ دعا مانگتے ہیں۔ فرمایا جب تم سواریوں پر چڑھ جایا کرو اور قرار پکڑ لیا کرو تب یہ کہا کرو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سواری کو ہمارے لئے مسخر فرمادیا۔ ہم تو اس لائق نہیں تھے کہ اس سواری کو اپنے تابع کر سکیں۔ مقرنین کا مطلب ہے لگام ڈال سکیں۔ مسخر کرنا۔ جیسے کسی چیز کو ہمیشہ کے لئے دائمی طور پر اپنا غلام بنالیا جائے اور اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے اور وہ چیز مجال نہ رکھتی ہو کہ مالک کی مرضی کے خلاف کوئی بات کر سکے۔ یہ مضمون ہے جو تسخیر کے تابع ہے اور اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا (-) ہم ہرگز طاقت نہیں رکھتے تھے کہ اسے اپنے تابع فرمان کر سکتے۔ (-) اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ دعا بھی اس زمانے کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ پہلی سواریاں جو انسان کے لئے بنائی گئی تھیں یعنی جانور ان میں اور موجودہ سواریوں میں بہت بڑا فرق پڑ چکا ہے۔ یہ سواریاں غیر معمولی طور پر طاقتور ہیں اور ان کا تعلق بھی اسی دجال سے ہے جس کے متعلق میں ابھی دعا پڑھ چکا ہوں۔ اس لئے گو یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ آگے پیچھے بھی دعائیں اسی لئے رکھی گئیں کہ یہ اسی زمانہ کی دعائیں ہیں کیونکہ سورت الگ الگ ہے لیکن خواہ کوئی اسے حسن اتفاق سمجھے خواہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تقدیر سمجھے۔ امر واقعہ یہی ہے کہ جہاں پہلی دعا کا ذکر ہے اور آخری زمانے کی بدیوں کا ذکر ہے وہاں اس کے معاًبعد جو دوسری دعا ہمیں (-) ملتی ہے وہ یہی دعا ہے اس لئے میرا رجحان اسی طرف ہے کہ یہاں موجودہ زمانے کی سواریاں خصوصیت سے پیش نظر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ جب ان سواریوں پر بیٹھا کرو تو یہ دعا کیا کرو کہ بظاہر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے قابو کرلی ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ تیرے ہی قابو میں ہیں۔ اگر تیرا قانون قدرت ساتھ نہ دے تو یہ سواریاں ہرگز ہمارے قابو نہیں آسکتیں اور واقعہ یہی ہے کہ موجودہ دور میں جب بھی سائنسدانوں نے تکبر کئے ہیں خصوصاً سواریوں کے معاملہ میں تو ہمیشہ ان کو منہ کی کھانی پڑی ہے۔ انگلستان میں ایک بہت بڑا جہاز بنایا گیا۔ اتنا شاندار کہ کہتے تھے کہ کبھی ایسا جہاز نہ بنا۔ شاید اور نہ آئندہ بن سکے اور بہت ہی فخر تھا انگلستان کو کہ ایسا مسافر جہاز جو انگلستان سے امریکہ تک سفر کرے گا پہلے کبھی اس کا تصور نہیں تھا۔ ہر قسم کی سہولت تھی۔ ہر قسم کے خطرات سے بچنے کا انتظام تھا اور بڑی شان اور تکبر کے ساتھ انہوں نے روانہ کیا اور وہ اپنے پہلے تجرباتی سفر میں ہی سمندر میں غرق ہو گیا اور بے شمار لوگ اس کے ساتھ غرق ہو گئے جو بڑی شان کے ساتھ اس پہلے تاریخی سفر میں شامل ہو رہے تھے۔ جہازوں کا بھی اعتبار نہیں ہے۔ اعتبار ہو بھی تو قانون قدرت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب طوفان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو انسان کی بنائی مشینیں ان کے سامنے بالکل ایک پر کاہ کی حقیقت رکھتی ہیں۔ جس طرح ایک چھوٹا سا خاک کا ذرہ ہو یا ایک تنکا ہو اور وہ اڑتا پھرے ایسی حیثیت ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو خصوصیت سے یاد رکھنا چاہئے کہ ہر سواری پر سوار ہونے کے بعد یہ دعا کیا کریں لیکن اس کے ساتھ ایک اور بھی کلمہ زائد فرمادیا گیا جو بہت ہی پر لطف کلمہ ہے وہ یہ ہے کہ (-) کہ ہم نے آخر خدا ہی کی طرف جانا ہے۔ بہت گہرا مضمون ہے جو اس کلمے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ایک یہ کہ سواریوں پر بیٹھتے ہوئے خصوصاً خطرناک سواریوں پر بیٹھتے ہوئے خدا کے (-) بندے دعائیں تو کرتے ہیں لیکن ڈرتے نہیں ہیں۔ وہ دعا کرنے کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اے خدا! یہ تو عارضی سفر ہے۔ اصل سفر تو ہمارا تیری طرف ہونا ہے۔ ہم نے بالآخر تجھ تک پہنچنا ہے اس لئے اگر تیری مرضی یہ ہو کہ یہ جہاز غرق ہو جائے ہم اپنے وطن واپس نہ بھی جا سکیں تو اصل وطن تو وہ ہے جہاں تو ہے۔ جہاں تجھ سے جا کر ملنا ہے۔ اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں۔ ہم تو یقیناً اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اس کا ایک دلچسپ تجربہ مجھے بھی ہوا۔ 1965ء میں جب میں سری لنکا گیا تو جس جہاز پر میں سوار تھا میرے ساتھ سری لنکا کے ایک کیبنٹ منسٹر بھی تھے۔ ہم سری لنکا پہنچنے لگے تو اس سے چند منٹ پہلے ایسا خوفناک طوفان آیا کہ میں نے اس سے پہلے جہاز میں کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا۔ کہرام مچ گیا۔ سارے جہاز میں چیخ و پکار اور دعائیں۔ کوئی بیوی بچوں کو یاد کر رہا تھا کوئی خدا کو یاد کر رہا تھا اور جہاز بے حد اونچا نیچا ہو رہا تھا اور میں اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے یہ دعا یاد تھی اور میں بالکل ایک ذرا بھی فکر میں مبتلا نہیں ہوا۔ خیر خدا نے فضل کیا۔ کچھ دیر کے بعد ہم اس طوفان سے گزر گئے۔ جب نیچے اترنے لگے تو اس نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا میں (فرمانبردار) ہوں۔ کہتا ہے کہ اس جہاز میں اور بھی بہت سے مسلمان سفر کر رہے ہیں۔ تم کون سے (-) ہو۔ خیر میں اس کی بات سمجھ گیا۔ میں نے اس کو بتایا۔ کہتا ہے میں حیران ہوں کہ سارا جہاز ایک قیامت کا نمونہ دکھا رہا تھا اور تم آرام سے بیٹھے ہوئے تھے تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں۔ میں نے کہا اس لئے کہ (ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اس بات) نے ہمیں پیغام دیا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے سفر کرتے ہیں۔ بعض منازل کو پیش نظر رکھ کر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یاد کراتا ہے کہ اپنی آخری منزل نہ بھول جانا۔ وہ اصل منزل ہے اور دائمی مقام ہے۔ ہم نے لوٹ کر وہیں آنا ہے تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ آج چلے جائیں‘ کل جائیں‘ جانا تو وہیں ہے۔ فرق کیا پڑتا ہے۔

پس (صاحب ایمان) کو ایسی دعا کے بعد کا یہ جملہ غیر معمولی تقویت دیتا ہے۔ اول تو یہ کہ اس دعا کی برکت سے میرا ایمان ہے کہ بہت سے حادثات سے (صاحب ایمان) بچایا جاتا ہے اور جہاں مقدر ہو بھی وہاں بڑی شان اور طمانیت کے ساتھ خدا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے۔ پس دعائیں وہی کیا کریں جو انعام یافتہ لوگوں کی دعائیں ہیں مگر انعام یافتہ لوگوں کی اداؤں کے ساتھ ان کے مضامین میں ڈوب کر دعائیں کیا کریں (-) کہ بالآخر خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اب ایک دعا ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ الانسان کی دعا ہے۔ (-) یقیناً وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے (-) پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں۔ (-) ان پر کوئی خوف نہیں آتا اور کبھی وہ اپنی ضائع شدہ چیزوں پر غم نہیں کرتے۔ یحزنون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غم کے موقعے ان کو پیش نہیں آتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب خوف آتے ہیں تو آتے ضرور ہیں لیکن وہ ان سے ڈرتے نہیں۔ مرعوب نہیں ہوتے بلکہ ہر خوف کے وقت خدا کا خوف ان پر غالب رہتا ہے اور دنیا کے خوفوں سے ان کو بچاتا ہے پھر کچھ نہ کچھ نقصان بھی پہنچتا ہے جیسے کہ (کلام الٰہی) میں دوسری جگہ بیان فرمایا گیا۔ لیکن ان نقصانوں کے نتیجہ میں غم میں مبتلا نہیں ہوتے۔ جاتا ہے تو کہتے ہیں ٹھیک ہے چلا گیا اور احمدیہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دور میں بھی (-) ایسے غلام پیدا ہوئے جن کا سب کچھ لوٹ لیا گیا لیکن وہ مسکراتے رہے۔ غم میں مبتلا نہیں ہوئے۔

میں نے پہلے بھی خطبوں میں ایک نوجوان کا ذکر کیا تھا جو 1974ء کے فسادات میں مجھے ملنے آیا۔ حضرت امام جماعت الثالث سے ملنے آیا تھا تو میں ان دنوں وقف جدید میں کام کیا کرتا تھا وہ میرے پاس بھی آگیا اور کمرے میں داخل ہوا تو باچھیں کھلی ہوئی‘ مسکراتا ہوا ہنستا ہوا بہت خاص خوشی کے مزاج کے ساتھ داخل ہوا اس کا نام نصیر تھا۔ اس کو اس حال میں دیکھ کر میں نے کہا۔ نصیر! کیا بات ہے آج تم نے بہت کچھ پالیا ہے کہ تم اس طرح خوش ہو رہے ہو۔ اس نے کہا یہی سوال حضرت (امام جماعت الثالث) نے بھی مجھ سے کیا تھا اور ان کو بھی میں نے یہی جواب دیا تھا کہ آج ہم نے خدا کی راہ میں سب کچھ کھو دیا ہے۔ یہ خوشی ہے۔ چاولوں کی ملیں اور کارخانے تھے۔ خدا کے فضل سے بڑا کھاتا پیتا گھر تھا۔ انہوں نے بتایا کہ سارا دن ٹرک لد لد کے بوریاں ڈھوتے رہے (ڈھونا پنجابی میں سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کو کہتے ہیں) اور کسی نے بھی پوچھا نہیں اور نہ پولیس آئی اور نہ کسی کو پرواہ ہوئی یہاں تک کہ سب کچھ صاف ہو گیا۔ کارخانہ بھی برباد‘ دیواریں منہدم کر دی گئیں اور میں اب اس لئے خوش ہوں کہ بہت مزے میں ہوں کہ اب سب کچھ اللہ نے پھر دوبارہ دینا ہے۔ ہم نے تو جو کچھ تھا وہ سب اللہ کے سپرد کر دیا ہے۔

پس (-) کا یہ مطلب ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جن میں ایمان کی کمی ہوتی ہے ان کو آپ دیکھیں چھوٹا سا نقصان پہنچے تو جان کا زیاں کر بیٹھتے ہیں۔ وہ اس غم میں گھل گھل کر اپنی جان ضائع کر دیتے ہیں۔ تو کتنا فرق کتنے عظیم الشان بندے ہیں (-) خدا تعالیٰ ان کے متعلق فرما رہا ہے۔ (-) دیکھو کیسے شاندار بندے ہیں میرے جب وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے تو پھر کسی اور کو رب نہیں مانتے۔ یہاں (-) یہ مضمون ہے۔ رب کا مطلب ہے پرورش کرنے والا۔ سب کچھ عطا کرنے والا۔ زندگی کے گزارے دینے والا۔ ادنیٰ حالتوں سے ترقی دے کر اعلیٰ حالتوں کی طرف لے جانے والا۔ رب تو خدا کو کہیں مگر دنیا کی طاقتوں سے ڈر جائیں اور ان کو رب سمجھ لیں خدا فرماتا ہے ایسا نہیں ہوتا۔ میرے بندے وہی ہیں جو میرے رب کہنے کے بعد پھر میرے ہو رہتے ہیں اور ان کی نشانی کیا ہے؟ (-) دنیا کا کوئی خوف ان پر غالب نہیں آسکتا۔ بے خوف ہو جاتے ہیں اور جو بھی نقصان پہنچ جائے ان کو غم نہیں ہوتا۔ ہمیشہ سکینت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ کتنا عظیم الشان انسان ہے جو (کلام الٰہی) پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے الانسان کی دعا کے طور پر پیش فرمایا کہ ابھی ان کی صفات بیان ہو رہی ہیں دعا ابھی آگے آنی ہے فرمایا۔ (-) یہی وہ لوگ جو جنتوں میں داخل کئے جائیں گے اور پھر ہمیشہ رہیں گے۔ ان جنتوں سے ان کو کبھی نکالا نہیں جائے گا۔ (-) یہ ان کے اعمال کی جزاء ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ کے لئے خدا کے ہو گئے تھے۔ خدا ہمیشہ کے لئے ان کا ہو جائے گا(-)

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص402 تا 408)

ایک اچھی بات

خوش قسمت وہ نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور وہ اس دولت کے ذریعے ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

پاکستانی زائرین کا سفر قادیان

امسال حکومت کی طرف سے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کے لئے دو سو افراد پر مشتمل قافلہ کی اجازت تھی۔ مگر ان میں سے صرف 192 احباب قادیان جا سکے جن میں سے کم و بیش ستر مستورات تھیں۔ باقی احباب کسی مجبوری کی وجہ سے وقت پر تشریف نہ لائے اس لئے وہ قافلہ میں شریک نہ ہو سکے۔

25 دسمبر 1952ء کا دن قافلہ کی روانگی کے لئے مقرر تھا۔ بعض احباب اس میں شمولیت کے لئے دو ایک دن قبل ہی لاہور پہنچ چکے تھے۔ قیام و طعام اور ناشتہ کا انتظام سلسلہ کی طرف سے جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ میں کیا گیا تھا۔

روانگی کے لئے دو بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا۔ مگر بعض انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لئے امیر قافلہ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء احباب کی طرف سے ہدایت تھی کہ جملہ احباب آٹھ بجے صبح تک جودھامل بلڈنگ میں پہنچ جائیں۔ 25 دسمبر کی صبح کو یہاں بہت گہما گہمی تھی قادیان جانے والے احباب کے علاوہ ان سے دعا کی درخواست کرنے والے اور انہیں الوداع کہنے والوں کی تعداد بھی خاصی تھی۔

قافلہ کے لئے لاہور اومنی بس سروس کی پانچ آرام دہ لاریوں کا انتظام کیا گیا تھا جو بہت اچھی حالت میں تھیں۔ اہل قافلہ پانچ حصوں میں منقسم تھے۔ ان میں سے دو لاریاں مستورات کے لئے مخصوص تھیں۔ ہر لاری کے لئے ایک ایک نائب امیر مقرر تھا۔ اہل قافلہ کی تقسیم اور دیگر امور کے متعلق ہدایات دینے اور مشورہ کے لئے امیر قافلہ نے 24 دسمبر کو ایک اجلاس طلب کیا جس میں جملہ امور متعلقہ پر غور کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے امور جن کی وجہ سے قافلہ کو راستہ میں دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے انہیں پہلے ہی مکمل کر لینے کا کام کر لیا گیا۔ اس کی وجہ سے اہل قافلہ بہت کچھ مشکلات سے بچے رہے۔

قافلہ کے امیر چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور نائب امراء سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ بابو فضل الدین صاحب لاہور۔ ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب لاہور صوفی محمد رفیع صاحب سندھ اور مولوی ابو العطاء صاحب تھے ان کے علاوہ عمومی نگرانی کے لئے سردار بشیر احمد صاحب نائب امیر عمومی مقرر تھے۔ ہر لاری کے افراد اپنے نائب امیر کے گرد جمع ہو گئے تاکہ وہ سامان اور دیگر امور کے متعلق جملہ کوائف کا نقشہ تیار کر سکیں۔ یہ کام گیارہ بجے تک مکمل ہو گیا۔ کھانا کھانے اور ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد جملہ احباب قافلہ گاڑیوں میں بیٹھ گئے۔ شام کے کھانے کے لئے ہر لاری میں تمام افراد کے لئے کھانا اور پانی کے لئے ایک ایک گھڑا' لوٹا اور کچھ آب خورے رکھ دیئے گئے یہ انتظامات بہت اچھے تھے۔ اس کے لئے اہل قافلہ مکرم شیخ فیض قادر صاحب شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور اور دیگر منتظمین کے بے حد ممنون ہیں۔

ایک لمبی دعا کے بعد جو مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی قیادت میں ہوئی قافلہ ایک بج کر بچپن منٹ پر لاہور سے روانہ ہوا۔ واہگہ کی کسٹم کی پوسٹ میں ہم تین بجے داخل ہوئے۔ سامان کا معائنہ ختم ہوا تو پھاٹک سے گزر کر پاسپورٹ کی پڑتال کے لئے پہنچے۔ اس مرحلہ سے بخیر و خوبی گزرنے کے بعد قافلہ کی پہلی لاری کی سواریاں دعائیں کرتی ہوئی سوا چار بجے ہندوستان کی حدود میں داخل ہوئیں پاسپورٹ کی پڑتال کے مراحل طے کرنے کے بعد ہم کسٹم کی چیک پوسٹ پر پہنچے۔ پاکستان کے کسٹم کے افسران کی طرح ہندوستان کے افسران کا رویہ بھی ہمدردانہ تھا جس کے لئے ہم ان کے بیحد ممنون ہیں۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے بھی قافلہ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے۔ انہیں اس وقت شدید بخار۔ بے چینی اور قے کی تکلیف تھی۔ کسٹم کے ہندوستانی افسران نے اٹاری سے ان کے لئے دوا منگوانے کا انتظام کیا اور جب اس دوا سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو اٹاری سے ڈاکٹر منگوایا گیا۔ ہم ان نوازشات کے لئے جناب ایم۔ایل بدھوار سپرنٹنڈنٹ کسٹمز اور عملہ ماتحت کے بے حد ممنون ہیں جنہوں نے اہل قافلہ کے آرام کا اس قدر خیال رکھا۔

ہندوستانی سرحد پر ہمارے دو درویش بھائی فضل الٰہی خان صاحب اور ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہم ہندوستانی پولیس کی حفاظت میں یہاں سے باضابطہ کارروائی کے بعد آٹھ بجے شام قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کے کچھ سپاہی ہر لاری میں سوار تھے اور کچھ اگلی جیپ اور پچھلے ٹرک میں سوار تھے۔ قافلہ امرتسر سے پونے نو بجے شب گزرا۔ یہاں ہمیں سڑکوں پر تانگے بہت کم نظر آئے ان کی بجائے سائیکل رکشا بافراط نظر آئیں جن میں ایک انسان ہی گھوڑے کا کام دیتا ہے۔ ہم نو بج کر چالیس منٹ پر بٹالہ پہنچے۔ جہاں صاحبزادہ صاحب موصوف جن کی تکلیف میں دمبدم اضافہ ہو رہا تھا کے لئے دوا تلاش کرنے کی کوشش کی گئی مگر بے سود۔ کہیں سے گرم پانی مہیا کیا گیا جس سے انہیں معمولی سا افاقہ ہوا۔ ہم اے۔ ایس پی صاحب کے ممنون ہیں جنہوں نے

دوا تلاش کرنے کی اجازت فرمائی۔ بٹالہ سے قافلہ دس بجے شب روانہ ہوا۔ ساڑھے دس بجے ہم پنج گرائیں کے پل پر تھے جہاں سے ہمیں پہلی بار منارۃ (-) کی مدھم سی روشنی نظر آئی۔ یوں تو احباب قافلہ ذکر الٰہی میں مشغول ہی تھے۔ مگر اتنے لمبے عرصہ کے بعد منارہ (-) کو دیکھنے سے ان پر عجیب رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مشرق پنجاب بھر میں صرف یہی ایک مقام ہے جہاں خدا کے نام کا بلند ہونا کبھی بند نہ ہوا۔ ہاں یہ وہی مقام ہے جس سے روزانہ (-) صدا بلند ہوتی ہے۔ گولیوں کی بوچھاڑ اور بموں کی گرج بھی کبھی اس آواز کو خاموش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ یہ وہ مینار ہے جو خدائے عزوجل کی بلندی اور عظمت کا (-) علمبردار ہے اسے دیکھ کر یقیناً ہر سچے (صاحب ایمان) کے دل میں بالخصوص اس وقت جبکہ اس کے ارد گرد سینکڑوں میل تک .... کا نام لیوا کوئی نہ ہو رقت پیدا ہونا لازمی ہے جو اسے بصد عجز و نیاز خدائے بزرگ و برتر کے حضور جھکا دے جس کی قدرت و جبروت کا یہ مینار شاہد ہے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے اور ہم نے اس کی بے انتہا قدرتوں کا اقرار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس پاک بستی کی خیر چاہی جس میں یہ مینار موجود ہے۔

نہر کا پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے ہمیں یہاں قریباً ایک گھنٹہ کے لئے رکنا پڑا۔ یہاں سے ہم گیارہ بج کر پچیس منٹ پر روانہ ہوئے۔ بٹالہ کی سڑک کے نہر کے پل پر پہنچے (جہاں سے ہمیں نہر کی پٹڑی سے قادیان جانے والی سڑک پر اترنا تھا) تو ہمارے کان میں اچانک (خوش آمدید) کی آواز پہنچی۔ قادیان ابھی تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ مگر شدید سردی اور ٹھنڈی ہوائیں آدھی رات کے قریب ہمارے استقبال کے لئے مرزا محمود احمد نامی ایک نوخیز درویش نوجوان ایک ہلکی سی چادر اوڑھے وہاں کھڑا تھا اس کی آواز سن کر ہمیں جو مسرت اور خوشی حاصل ہوئی وہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس وقت قادیان کے درویشوں کی ہمت اور حوصلہ کو ہم بیحد سراہ رہے اور ان کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔

قادیان جانے کے لئے ہم ڈلہ موڑ سے مڑے نہیں بلکہ کچھ آگے جا کر لیلاں کے پاس پہنچے۔ وہاں ہماری راہنمائی کے لئے کچھ اور نوجوان درویش بھی موجود تھے۔ اب ہماری بسیں بڑی سڑک کو چھوڑ کر قادیان کی مبارک بستی کی طرف مڑیں۔ راستہ نہایت تنگ اور پیچیدہ تھا۔ چند گز کے فاصلہ پر ہم نے دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پسر حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) ناظر دعوۃ (الی اللہ) و افسر جلسہ سالانہ قادیان بنفس نفیس استقبال اور قافلہ کی راہنمائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اب لاریوں نے آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کیا۔ پیچ دار موڑوں اور کھیتوں سے بدقت گزرتے ہوئے ہم نے بیس پچیس منٹ میں ایک میل کا فاصلہ طے کیا۔ جو نوجوان ہماری راہنمائی کے لئے موجود تھے ان کی ہمت قابل داد ہے۔ ان میں سے ہم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ مرزا محمود احمد صاحب کی ہمت پر عش عش کر رہے تھے جو کبھی دوڑتے ہوئے آگے جاتے اور کبھی پیچھے کشاں کشاں ہم بہشتی مقبرہ کے پاس پہنچے۔ باغ میں جناب مولوی عبد الرحمان صاحب کی معیت میں گیس اٹھائے تمام درویش احباب صف باندھے کھڑے تھے۔ جونہی ہم ان کے پاس پہنچے انہوں نے (-) کہا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ باغ کے آخری کنارے پر ننگل کی سڑک پر لاریاں رکیں۔ اس وقت پاکستانی وقت کے لحاظ سے بارہ بج کر پچیس منٹ اور ہندوستانی گھڑیوں کے لحاظ سے ایک بج کر پچیس منٹ کا وقت تھا۔ امیر قافلہ کی طرف سے ہمیں ہدایت تھی کہ ہم ابھی اپنی اپنی گاڑیوں ہی میں بیٹھے رہیں تاکہ باری باری ہر لاری کا سامان اتارا اور تقسیم کیا جائے یہ کام مستورات کی لاریوں سے شروع ہوا۔ اس اثناء میں درویش بھائی ہماری لاریوں کے پاس آ کر ہم سے ملنے لگے سالوں کے بچھڑے جس محبت اور جذبات اخوت سے ہمیں ملے قلم ان کے بیان سے قاصر ہے۔ یہ رقت انگیز و دلگداز منظر ایک گھنٹہ تک رہا۔ کچھ ایسے بھی تھے کہ مرور ایام کی وجہ سے ان کی شکلیں اس قدر بدل چکی تھیں کہ آسانی سے پہچانے نہ گئے۔ جس لاری میں راقم الحروف سوار تھا وہ قافلہ میں گو سب سے آگے تھی مگر اترنے کے لحاظ سے اس کی باری سب سے آخر میں آئی اترتے ہی ہم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بعض دیگر بزرگان سے ملے۔ صاحبزادہ صاحب نے ہم سے فرمایا۔ آپ دار ...... اور مرزا خورشید احمد صاحب کے مکانوں پر تشریف لے جایئے۔ ہم آپ کا سامان لے کر ابھی وہاں پہنچتے ہیں۔ تعمیل ارشاد میں ہم وہاں سے اڑھائی بجے (ہندوستانی وقت) کے قریب روانہ ہوئے اور پونے تین بجے کے قریب دار ..... میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی.....

دن بھر کے تھکے ماندے ہونے کے باوجود ہم میں سے ہر شخص کی خواہش تھی کہ بیت الدعاء میں دعا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ اس میں نوجوان زائرین ایک دوسرے سے مسابقت لے جانے کے لئے بے تاب تھے۔

خوش نصیب وہ جسے پانچ سال کے بعد آج سب سے پہلے بیت الدعاء میں نفل پڑھنے اور دعائیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی اپنے آقا حضرت بانی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو

ستاروں کا جہان

کسی صاف اور غیر چاندنی رات کو اگر آسمان کی طرف دیکھا جائے تو فلک پر ایک شہر بسا ہوا نظر آتا ہے۔ ہر طرف جگمگاتے ہوئے تارے اک حسین منظر پیش کرتے ہیں۔ سیارے ہوں یا ستارے سب کے سب تارے ہی کہلاتے ہیں۔ جو ہر وقت مخصوص سمت میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ ان گردشوں کی بدولت ہی کائنات منظم اور قائم و دائم ہے۔ حقیقت میں تمام سیارے یا ستارے کسی نہ کسی مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں اور یقیناً یہ مرکز بھی کوئی نہ کوئی بڑا ستارہ ہی ہے اور اس طرح کئی مراکز یا بڑے ستارے بھی کسی اور مرکز کے گرد گردش کر رہے ہیں جو مل کر ایک بڑا نظام بناتے ہیں اور یہ بڑے نظام بھی ساکن نہیں وہ بھی متحرک ہی ہیں۔ غرض کہ انتہا معلوم کر لینا انسان کے بس کی بات ہی نہیں۔ انسان کی انتہا اس کی وسعت نظری اور اس کے بنائے ہوئے آلات تک محدود ہے۔ نہ جانے کتنی تعداد میں ستارے موجود ہیں اور کتنے ہی ایسے ہیں جو نظروں سے اوجھل ہیں اور کئی اتنی دور ہیں کہ ہزاروں سال سے چلی ہوئی روشنی ابھی تک زمین پر نہیں پہنچی اور اس طرح یہ بھی ممکن ہے کہ جو ستارے جس جگہ آج چمکتے دکھائی دیتے ہیں یا جن کی روشنی جس جگہ آج ہم دیکھ رہے ہیں وہ اس وقت اپنی جگہ تبدیل کر چکے ہوں یا ہزاروں سال پہلے ہی فنا ہو چکے ہوں۔

ستاروں اور سیاروں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ستارے خود چمکتے ہیں اور دہکتی ہوئی گیسوں کے کرے ہیں۔ یہ جھلملاتے اور ٹمٹماتے ہیں یعنی اپنی ہی روشنی سے چمکتے ہیں اس کے برعکس سیارے بذات خود روشن نہیں ہوتے بلکہ ستاروں کی روشنی سے چمکتے ہیں اور ٹھوس حالت میں ہوتے ہیں۔ سورج ایک ستارہ ہے جبکہ زمین' مریخ' مشتری وغیرہ سیارے ہیں۔ ستارے اس قدر دور ہیں کہ بڑی سے بڑی دوربین سے بھی نقطے ہی نظر آتے ہیں۔ سورج زمین سے تقریباً 14 کروڑ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جبکہ دوسرا ستارہ جو نظام شمسی سے قریب ترین ہے' زمین سے کھربوں کلومیٹر سے بھی زیادہ فاصلے پر ہے۔ اور اگر دور کے ستاروں کا فاصلہ ناپا جائے تو اربوں اور کھربوں والے اعداد و شمار بھی کام نہیں دیتے۔ لہٰذا سائنسدانوں نے ستاروں کے فاصلے ناپنے کے لئے کچھ اور معیار ایجاد کئے ہیں جنہیں نوری سال (Light Year) کہتے ہیں۔ نوری سال وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل یا تقریباً تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے ایک سال میں طے کرتی ہے۔ اس لحاظ سے اس قریب ترین ستارے کا فاصلہ 4 نوری سال بنتا ہے یعنی تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے چلتی ہوئی روشنی 4 سال بعد زمین پر پہنچتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں اس ستارے کی جو روشنی ہماری آنکھوں تک پہنچ رہی ہے وہ چار سال قبل وہاں سے روانہ ہوئی تھی۔ اس کے برعکس سورج کی روشنی آٹھ منٹ اور 20 سیکنڈ میں زمین تک پہنچ جاتی ہے جبکہ چاند کی روشنی (منعکس شدہ) 1.2 سیکنڈ میں پہنچ جاتی ہے۔ کچھ ستارے لاکھوں نوری سال کے فاصلے پر واقع ہیں یعنی جہاں آج وہ نظر آرہے ہیں حقیقت میں وہاں پر نہیں ہیں بلکہ لاکھوں سال پہلے موجود تھے۔

کوئی سے دو ستارے جو آسمان پر ایک دوسرے کے قریب نظر آرہے ہیں وہ حقیقت میں قریب نہیں ہیں' ان کے درمیان ہزاروں نوری سالوں کا فاصلہ ہو سکتا ہے۔ صرف زمین سے دوری کے باعث وہ ایک دوسرے کے قریب نظر آتے ہیں یا زمین سے ایک ہی سمت میں آگے پیچھے واقع ہیں۔

ماہرین فلکیات کے مطابق تقریباً آٹھ نو ہزار ستارے ہی خالی آنکھ سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ زمین کی حرکت یا گردش کی بدولت صرف ڈھائی تین ہزار ستارے ایک وقت میں ایک جگہ دیکھے جا سکتے ہیں کیونکہ ایک وقت میں ایک ہی سمت کے ستارے دیکھے جاسکتے ہیں ان میں سے کئی زیادہ چمکدار اور کئی مدھم نظر آتے ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جن کو بڑی دوربین سے دیکھا جاسکتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو پھر بھی نظر نہیں آتے۔ اور بعض دفعہ روشنی کا ایک غبار سا ہی نظر آتا ہے جو حقیقت میں ستاروں کا مجموعہ ہوتا ہے جو لاکھوں نوری سال کے فاصلے پر واقع ہوتے ہیں۔ بعض ماہرین اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ان ستاروں کی کوئی نہ کوئی انتہا ضرور ہے۔ یعنی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ستارے کروڑوں نوری سال یا اس سے بھی زیادہ فاصلے تک پائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر یہ سوال ہے کہ اس سے آگے کیا ہے تو سائنسدان کہتے ہیں کہ اس کے آگے خلاء ہے اور ممکن ہے کہ اس طویل خلاء کے بعد پھر ستاروں کے نظام موجود ہوں اور پھر ان سے آگے خلاء ہو اور یہ سلسلہ نہ جانے کہاں تک چلے۔

ستارے مختلف رنگوں کے نظر آتے ہیں یہ رنگ ان کی چمک اور درجہ حرارت کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ سفید ستارے بہت زیادہ چمک اور بہت زیادہ درجہ حرارت کے حامل ہوتے ہیں جبکہ سرخ اور زرد ستارے کی روشنی سفید کی نسبت کم ہوتی ہے اور درجہ حرارت بھی کم ہوتا ہے۔ اور اگر درجہ حرارت انتہائی زیادہ ہو جائے تو سفید رنگ میں نیلاہٹ آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ہلکے نیلے رنگ کے ستارے انتہائی درجہ حرارت رکھتے ہیں۔ سورج کی رنگت زرد ہے جس کے اندر درجہ حرارت کئی ملین ڈگری سنٹی گریڈ ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق سفید اور نیلے ستارے جوان ستارے ہیں جبکہ زرد اور سرخ بوڑھے ستارے ہیں۔ جوان ستارے بہت تیزی سے اپنے مادے کو گرمی اور روشنی میں تبدیل کر کے فضا میں بکھیرتے ہیں اور بوڑھے ہو کر آہستہ جلتے ہیں اور سرخ یا زرد رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس طرح سورج کا شمار بھی بوڑھے ستاروں میں ہوتا ہے جو مدتوں سے اپنا مادہ حرارت اور روشنی کی صورت میں تبدیل کر رہا ہے تقریباً 600 ملین ٹن ہائیڈروجن ایک سیکنڈ میں ہیلئم میں تبدیل ہو رہی ہے اور اس تبدیلی کے دوران ہی حرارت اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔

بعض ایسے ستارے بھی آسمان پر نمودار ہوتے ہیں جو پہلے نظر نہیں آتے تھے اس قسم کے ستارے نووا (Nova) کہلاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ ان کا وجود پہلے نہیں تھا بلکہ اچانک روشنی میں شدت آنے سے نمودار ہو جاتے ہیں اور کچھ ہفتوں یا مہینوں بعد غائب ہو جاتے ہیں۔ ماہرین کہتے ہیں کہ یہ ستارے کسی نہ کسی طرح پھٹ پڑتے ہیں اور اتنی شدت سے روشنی پیدا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ دن کے وقت بھی نظر آجاتے ہیں۔ 1604ء اور 1918ء کے بعد فروری 1987ء کو اس قسم کا ستارہ دیکھا گیا جو کچھ ماہ بعد غائب ہو گیا اسے سپر نووا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ عموماً ستارے بوڑھے ہو کر زرد اور پھر سرخ ہو جاتے ہیں اور پھر اچانک پھٹ پڑتے ہیں اس طرح ممکن ہے کہ سورج بھی کبھی سرخ ہو جائے اور اچانک پھٹ پڑے اور آگ کی شدت سے ہر چیز بھسم ہو جائے۔

تمام ستارے جو بظاہر ساکن ہی نظر آتے ہیں حقیقت میں کئی میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کر رہے ہیں صرف دوری کے باعث غیر متحرک لگتے ہیں اور سینکڑوں سالوں بعد بھی آسمان پر ان میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ سورج بھی اپنے سیاروں' دمداروں اور شہابیوں سمیت تقریباً 19 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے۔ کیا سورج اپنی گردش یا حرکت کے دوران کسی سے ٹکرا سکتا ہے یا نہیں تو ماہرین کہتے ہیں کہ اگر سورج اسی رفتار سے سیدھا اپنے قریبی ستارے کی جانب حرکت کرتا رہے تو اسے پہنچتے پہنچتے بھی ساٹھ یا ستر ہزار سال لگیں گے اور ممکن ہے کہ وہ قریبی ستارہ اس وقت تک کسی اور سمت میں حرکت کر چکا ہو۔

اس درجہ وسیع کائنات جس میں اربوں ہی ستارے اور سیارے موجود ہیں کے بارے میں سائنسدان کہتے ہیں کہ جب سے یہ بنی ہے اس وقت سے پھیلتی چلی جارہی ہے اور ہمیشہ کے لئے پھیلتی چلی جائے گی اور ستاروں سیاروں' کہکشاؤں اور گیلیکسیوں میں فاصلہ بتدریج بڑھتا رہے گا۔ لیکن بعض یہ کہتے ہیں کہ ایک حد تک پھیلاؤ ممکن ہے اور اس کے بعد پھر سکڑنا شروع ہو گی اور مادہ یعنی ستارے اور سیارے وغیرہ تمام آپس میں ٹکرا جائیں گے اور پھر ایک نئی کائنات نئے قوانین کے تحت معرض وجود میں آسکتی ہے۔ اور اس عمل کو اربوں سال بھی لگ سکتے ہیں۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

The TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

حبشہ (ایتھوپیا) کے ایک احمدی دوست محمد عبداللہ 28 فروری 1959ء کو لیگوس (نائیجیریا) تشریف لائے۔ آپ افریقی ممالک میں مختلف احمدیہ مشنوں سے رابطہ پیدا کرنے کے لئے یہ سفر اختیار کر رہے ہیں۔ ایتھوپیا کے متعلق بات کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مشکلات تو بہت زیادہ ہیں لیکن اس کے باوجود ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ مسٹر محمد عبداللہ نے افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کے ایک نمائندے کو بتایا کہ اگرچہ سوڈان میں احمدیت کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن احمدیت وہاں نفوذ کر رہی ہے۔ یہ تحریک لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب سوڈان میں بھی احمدیہ مشن قائم ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ خرطوم میں آپ ایک نہایت مخلص احمدی مسٹر عمر ابوبکر کے ہاں ٹھہرے تھے۔ وہیں آپ نے استاذ منیر الحصنی آف دمشق کی کتاب المودودی فی المیزان دیکھی اور اس کا بغور کا مطالعہ کیا۔ مسٹر محمد عبداللہ چاہتے ہیں کہ وہ ان مشنوں کا دورہ کر کے مزید دینی تعلیم کے لئے ربوہ چلے جائیں جہاں وہ باقاعدہ مربی کا کورس مکمل کرنے کے بعد واپس اپنے ملک جا کر یا کسی اور ملک میں بھی خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

(اخبار ٹرو تھ 6 مارچ 1959ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ دینی اور تمدنی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک بجائے اس کے کہ بڑی عمر کے لوگ انہیں کریں ان کے ہم عمر ہی انہیں ان کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دے دیا کریں اگر بڑی عمر کے لوگ یہ کہیں کہ (عبادت) کرو تو ممکن ہے کہ وہ اس پر کسی قدر برا منائیں لیکن اگر ہم عمر کہیں گے (عبادت) کرو تو وہ اس تحریک کو جلد قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے اور وہ چونکہ آپس میں لڑ جھگڑ بھی لیتے ہیں اس لئے ان میں افسردگی اور مردنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ غرض خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نئی پود دینی رنگ میں رنگین ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے مل کر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے والی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سرائیوو پر مکمل قبضہ

اس ماہ کی 19۔ تاریخ کو سرائیوو شہر کے نواحی علاقوں سمیت سارا شہر مکمل طور پر بوسنین کروٹ فیڈریشن کے حوالے کر دیا گیا۔ مسلمانوں اور سربوں کے درمیان طے پانے والے ڈیٹن امن سمجھوتے کے تحت بوسنیا میں امن و امان کی بحالی کے لئے جو مختلف مراحل' تاریخ وار مقرر کئے گئے تھے۔ یہ مرحلہ ان میں سے ایک بہت اہم مرحلہ تھا۔ اس کے تحت دار الحکومت سرائیوو کو مکمل طور پر بوسنین مسلمانوں کی حکومت کے حوالے کر دیا گیا یہ جگہ ان علاقوں میں شامل ہے جن پر سربیا نے چار سالہ طویل جنگ میں قبضہ کیا تھا اور اس قبضہ کے بعد بوسنیا کا شہر سربوں کے رحم و کرم پر تھا جنہوں نے شہر میں رہنے والے بوسنین مسلمانوں پر زندگی کی شدید ترین آزمائش طاری کر دی تھی۔ عملاً یہ چار سال بوسنیا کے شہریوں نے سسک سسک کر گزارے۔ بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کی ڈھکی چھپی منافقت کا حال یہ ہے کہ اب جبکہ سربوں کو ان علاقوں سے نکلنا پڑ رہا ہے تو یہاں سے جانے والے سرب شہریوں کے انٹرویوز دکھائے جا رہے ہیں جو اداس اور دل گرفتہ ہیں اور اپنے شہر کو چھوڑنے پر آنسو بہا رہے ہیں۔

کیا یہ ذرائع ابلاغ اور ساری دنیا بھول گئی ہے کہ یہاں سے جانے والے سرب اپنا ساز و سامان سمیٹ کر امن و امان اور سکون کے ساتھ بسوں کاروں ویگنوں پر اپنے طے شدہ پروگراموں کے مطابق جا رہے ہیں۔ جبکہ یہاں پر بسنے والے مسلمانوں کو گولیوں کی تڑتڑاہٹ' بارود کی بدبو اور دھوئیں میں ننگے سر ننگے پاؤں سب سامان اور گھر بار چھوڑ کر انہی سربوں نے بھاگنے پر مجبور کیا تھا۔ اور جو بھاگ سکے وہ تو بھاگ گئے لیکن جو بدقسمت سربوں کی گولیوں کا نشانہ بنے ان کی اجتماعی قبریں آج خود یہی بین الاقوامی ذرائع ابلاغ ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکال رہے ہیں۔ اس ہولناک جنگ میں کتنی عورتوں کو اذیت ناک ذلتوں کا نشانہ بننا پڑا ان کی تعداد ہزاروں سے بھی زیادہ ہے۔

اب سرائیوو کے نواح سے جاتے ہوئے سربوں نے عمارتوں کو آگ لگانی شروع کر دی ہے اور لوٹ مار کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ نیٹو کی کثیر الملکی فوج یہاں بھی ان سے نرمی برت رہی ہے اگر نیٹو کی افواج سختی کریں تو کیا یہ سرب کسی ایک بھی عمارت کو آگ لگا سکتے ہیں؟ نیٹو کی افواج نے بعض سربوں کو گرفتار بھی کیا لیکن پھر ان کو چھوڑ دیا کہ وہ وہاں سے چلے جائیں۔

ادھر جینیوا میں بوسنیا کے بارے میں 5 ملکی رابطہ گروپ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں روس یہ کہہ کر شرکت نہیں کر رہا کہ اس اجلاس کو جلدی میں بلایا گیا ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ روس کی غیر حاضری سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

قارئین جانتے ہیں کہ سربوں کا پشت پناہ سب سے بڑا ملک روس ہی تھا جس نے ان کو اسلحہ کے علاوہ سیاسی اور اخلاقی امداد بھی فراہم کئے رکھی اور مسلمانوں کو ہر مرحلہ پر نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ امن کی تمام کوششوں میں رکاوٹ ڈالی۔ آخر جب امریکہ اور یورپی ممالک اس مسئلے کو حل کرنے پر سنجیدہ ہو گئے تو بادل نخواستہ روس کو ان کی بات ماننی پڑی۔ وہ بھی اس طرح سے کہ ہر مرحلہ پر روس نے رکاوٹ ڈالنے کی کوشش جاری رکھی۔

یاد رہے کہ بیسویں صدی کے آغاز میں بلقان کی جو جنگیں ہوئیں جن میں ترکی کی سلطنت عثمانیہ کا بہت بڑا حصہ اس سے چھین لیا گیا اور خلافت عثمانیہ ختم کر دی گئی۔ اس میں بھی روس ترکی کے مخالف تھا۔ بوسنیا اس وقت ترکی کا ایک صوبہ تھا۔ اس کو ترکوں سے چھیننے میں اس وقت بھی روس کا ہاتھ نمایاں تھا۔ روایتی طور پر روس کی پالیسیاں اسلام اور مسلمانوں کے مخالف ہی رہی ہیں۔

○○○

چیچین لیڈروں کا عزم

دنیا کی ایک سپر طاقت روس میں واقع ایک چھوٹی سی مسلمان ریاست روس کے قبضے سے آزادی کے لئے جس پامردی سے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے اس پر عالمی مبصرین بھی حیران ہوتے ہیں۔ چیچین لیڈروں نے تازہ اعلان یہ کیا ہے کہ روس سے کسی قسم کے مذاکرات نہیں کئے جائیں گے۔ اگر یہ بات سپر طاقت روس کی طرف سے کہی جاتی تو شاید کوئی یقین بھی کرتا لیکن یہ بات کہی جا رہی ہے مٹھی بھر چیچین ریاست کے لیڈروں کی طرف سے!! انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ مسلح جدوجہد کو تیز کریں گے اور اپنی جمہوریہ چیچنیا کو روس سے نکالنے کے لئے جاری جدوجہد کے اگلے مرحلے میں اس سے بھی بڑا حملہ کریں گے۔ اور روس کی فوج کے ٹھکانوں پر مسلسل حملے جاری رکھے جائیں گے۔

اطلاعات کے مطابق روس نے چیچنیا کے دار الحکومت گروزنی کے مختلف علاقوں پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھا ہے خصوصاً جنوب مغربی گروزنی کے علاقوں میں روسی فوج کے فضائی حملے جاری ہیں۔

○○○

اسرائیل پی ایل او تعلقات میں کشیدگی

اسرائیل میں انتہاپسند مسلمانوں کے گروپوں کی طرف سے خود کشی سکواڈ کے بموں کے دھماکوں کے بعد اسرائیل اور پی ایل او کے تعلقات میں کشیدگی آگئی ہے۔ اگرچہ اسرائیل نے یہ الزام تو عائد نہیں کیا کہ ان دھماکوں میں مسٹر یاسر عرفات کی پارٹی کا کوئی تعلق ہے لیکن اسرائیل کا مطالبہ یہ ہے کہ فلسطینی خود مختار اتھارٹی انتہاپسندوں کو گرفتار کرنے میں اسرائیل سے تعاون کرے۔ اور جس سرگرمی سے اسرائیل انتہاپسندوں کے خلاف کارروائی چاہتا ہے اسی شدت اور تیزی سے انتہاپسندوں حماس اور اسلامی جہاد وغیرہ تنظیموں کے افراد کو گرفتار کرے اور ان کو اسرائیل کے حوالے کر دے۔

اسرائیل نے کہا ہے کہ اگر پی ایل او نے اس میں تاخیر کی تو وہ مغربی کنارے پر واقع قصبے الخلیل سے اپنی فوجوں کی واپسی کے عمل کو تاخیر میں ڈال دے گا۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ سمجھوتے پر عمل جاری رہنا تبھی ممکن ہے جب انتہاپسندوں کی سرگرمیوں کا سدباب کر دیا جائے۔ اسرائیل نے بے گھر فلسطینیوں کی آبادکاری کے بارے میں بات چیت سے بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس وقت حالات کسی بھی قسم کی بات چیت کے لئے سازگار نہیں ہیں۔

○○○

روس بھارت دفاعی سمجھوتہ

روس بھارت کو 30 کروڑ ڈالر فراہم کرے گا۔ اس بارے میں ایک سمجھوتہ گزشتہ دنوں دونوں ملکوں کے مابین طے پا گیا ہے۔ سمجھوتے کے تحت حاصل ہونے والی رقم مگ جہازوں کو بہتر بنانے پر استعمال ہو گی۔ بھارت روس کے یہ طیارے 1967ء سے استعمال کر رہا ہے۔ اور روس کی طرف سے ان طیاروں کو بہتر بنانے کے لئے وقتاً "فوقتاً" رقوم دی جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ روس اقتصادی اور معاشی طور پر سخت مشکل حالت سے گزر رہا ہے۔ اور اس وقت اگر مغربی ممالک روس کو اقتصادی امداد نہ دیں تو اس کی تباہ حال معیشت کا بھٹہ ہی بیٹھ سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود روس نے بھارت کو فوجی طور پر مستحکم کرنے کے لئے 30 کروڑ ڈالر کی ایک بڑی رقم فراہم کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ کسی بڑے ملک کے لئے بھی اتنی رقم کی فراہمی خاصی ہچکچاہٹ کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن روس کی طرف سے بھارت کی امداد و اعانت میں ماضی جیسی دلچسپی اور توجہ موجود ہے۔

○○○

برطانیہ میں ایک منٹ کی خاموشی

گزشتہ روز برطانیہ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں ان معصوم بچوں کی ہلاکت پر اظہار غم کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ جن کو ایک جنونی قاتل نے سکول میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ ان بچوں کی تعداد 16 تھی۔ برطانیہ میں ائرپورٹ' ٹریفک اور مواصلات کا نظام ایک منٹ کے لئے بند کر دیا گیا۔ برطانوی اداروں بی بی سی وغیرہ کی نشریات بھی ایک منٹ کے لئے خاموش رہیں۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر جان میجر اس مقام پر گئے۔ ملکہ برطانیہ نے بھی اس جگہ جا کر معصوم بچوں کے بہیمانہ قتل پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ ان بچوں کی ہلاکت کو قومی سانحہ قرار دیا جا رہا ہے اور قوم مجموعی طور پر اس سوال کا جواب حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ معصوم بچوں کو قتل کرنے میں اس قوم کے مجموعی کردار کا کیا ہاتھ ہے؟

○○○

باکسنگ کے چیمپئن کی واپسی

ہیوی ویٹ باکسنگ کے عالمی چیمپئن شپ کے مقابلے میں امریکہ کے سیاہ فام مایک ٹائی سن نے جن کا اسلامی نام عبدالعزیز ہے اپنے حریف برطانوی باکسر برونو کو ہرا کر دوبا عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ ٹائی سن کے حملوں میں اس قدر شدت اور جارحیت تھی کہ برطانوی باکسر برونو تیسرے ہی راؤنڈ میں بے دم ہو گیا اور ریفری کو مجبوراً مقابلہ روک کر ٹائی سن کی فتح کا اعلان کرنا پڑا۔

عبدالعزیز ٹائی سن نے چند سال قبل عالمی باکسنگ کی چیمپین شپ کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ مگر ایک عورت نے الزام لگایا کہ ٹائی سن نے اس سے زیادتی کی ہے چنانچہ ٹائن سن کو چند سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا اور اس سے عالمی باکسنگ کی چیمپئن شپ کا اعزاز چھین لیا گیا۔ جیل میں مسٹر ٹائی سن نے اسلام قبول کر لیا اور چند ماہ قبل اپنی رہائی کے بعد دوبارہ سے باکسنگ کے مقابلے شروع کر دیئے اور اب آخر کار انہوں نے دوبارہ ہیوی ویٹ باکسنگ کا عالمی اعزاز حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ وہ جب سے جیل سے رہا ہوئے ہیں اس وقت سے مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو عالمی چیمپئن سے مقابلہ کرنے کا حق حاصل ہو گیا اور پہلے ہی مقابلے میں انہوں نے اپنی برتری ثابت کر کے دکھا دی۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

سلسلہ کے کمرے کے جنوب مشرقی کونے میں لیٹے ہوئے تھے۔ پہلے زائرین کے انتظار اور پھر بیت الدعاء میں ان کی آمد و رفت کی وجہ سے وہ رات بھر ایک لمحہ کے لئے بھی سو نہ سکے۔ سوا چار بجے کے قریب حضرت بانی سلسلہ کے شعر ؎

در بزم مستاں تابہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آوے دیگر

کے الفاظ اونچی آواز میں ہمارے کانوں میں پہنچے۔ یہ حضرت سید حامد شاہ صاحب کے عزیزوں میں سے ایک بزرگ درویش جناب سید محمد شریف صاحب کی آواز تھی۔ جو پانچ برس سے ہر روز بلاناغہ سردی ہو یا گرمی فجر سے دو گھنٹہ قبل درویشوں کو (فجر سے پہلے کی عبادت) کے لئے بیدار کرنے کے لئے شعر پڑھتے ہیں یہ آواز سنتے ہی حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی (-) اپنے بستر سے نکل آئے۔ وضو کیا۔ اور باجماعت (فجر سے پہلے کی عبادت) اور فجر کے لئے بیت مبارک میں جا پہنچے۔ آپ اب بہت ضعیف ہو چکے ہیں۔ بالعموم ہاتھ میں سونٹا لے کر چلتے ہیں۔ یوں بھی وہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ ہمت کہ رات بھر جاگنے کے بعد (فجر سے پہلے کی عبادت) اور (فجر کی عبادت) میں بھی شریک ہوئے۔ اللہ اللہ!! نوجوان بھائیوں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور (فجر سے پہلے کی عبادت) اور (عبادت) باجماعت کی ادائیگی میں یہی تعہد اختیار کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسی توفیق دے آمین۔

قادیان میں رات اور دن اسی طرح گزرے۔ بیت الدعا۔ بیت الفکر بیت الریاضت۔ بیت الذکر و بیت مبارک اور بیت اقصیٰ غرضیکہ ہر (-) مقام میں ہر وقت نفل پڑھنے والوں اور دعائیں کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔

اسی طرح بہشتی مقبرہ میں دعائیں کرنے والوں کا سلسلہ ہر فارغ وقت میں جاری رہتا۔ اس میں احمدی بہنیں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں اور ان مقامات پر (عبادت کرنے) اور دعائیں کرنے میں وہ بھی مصروف رہتیں۔ فجر سے پہلے کی عبادت کے اوقات میں بیت الفکر مستورات کے لئے مخصوص کر دیا جاتا۔ مگر وہ جب موقعہ پاتیں۔ بیت الدعا کو بھی اپنے لئے مخصوص کر لیتیں۔ اللہ تعالیٰ ان عبادت گزاروں کی عبادت اور ان کی دعائیں قبول فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 4- جنوری 1953ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30504 میں تبسم علوی بنت اختر حسین علوی قوم علوی سید پیشہ ڈاکٹری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی آٹھ تولہ مالیتی اڑھتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ساڑھے چھ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تبسم علوی R955/2 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر2 اختر حسین علوی والد موصیہ۔

مسل نمبر 30505 میں عمران علوی ولد اختر حسین علوی قوم سید علوی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ سترہ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمران علوی R 955/2 عزیز آباد فیڈرل ایریا کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر2 اختر حسین علوی والد موصی۔

مسل نمبر 30506 میں مبشرہ پروین بنت صوفی عطاء محمد صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر لاہور کینٹ حال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 60 گرام مالیتی ستائیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ اکیس صد روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ پروین B/6 واپڈا کالونی جی ٹی پی ایس کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 نعیم احمد طارق وصیت نمبر 25722 گواہ شد نمبر2 عبدالکریم صدر جماعت احمدیہ کوٹ ادو۔

مسل نمبر 30507 میں مبارک احمد منہاس ولد منیر احمد منہاس قوم منہاس راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترین کالونی رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت سکالر شپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد منہاس ترین کالونی گلی نمبر2 رحیم یار خان گواہ شد نمبر1 عبدالرزاق منگلا وصیت نمبر 18078 گواہ شد نمبر2 منیر احمد منہاس والد موصی وصیت نمبر 18791۔

مسل نمبر 30508 میں محمد اعظم ولد عبدالحق صاحب قوم بھٹی پیشہ ویلڈنگ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 16/M علم دین کالونی شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 3800 روپے ماہوار بصورت ویلڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اعظم 16/M علم دین کالونی ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ وصیت نمبر 24725 گواہ شد نمبر2 عبدالسلام مسل نمبر 30083۔

مسل نمبر 30509 میں شازیہ حفیظ زوجہ میاں حفیظ احمد صاحب قوم راندوا پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر نقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 14 تولہ مالیتی ستر ہزار روپے اور حق مہر پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ حفیظ احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 میاں حفیظ احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 میاں غلام احمد وصیت نمبر 10382۔

مسل نمبر 30510 میں قانتہ اقبال بنت خواجہ اقبال احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم۔ عمر 20 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 5 تولہ مالیتی پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ اقبال احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 میاں غلام احمد وصیت نمبر 10382 گواہ شد نمبر2 میاں مبشر احمد احمدیہ منزل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

ضروری اعلان

○ وزیر اعظم پاکستان کے خصوصی پروگرام کے تحت اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن نے متعلقہ قومی اداروں کے تعاون سے مختلف پیشہ ورانہ تربیت کے اجراء کا اہتمام کیا ہے جن میں ارتھ موونگ مشینری اپریٹر' الیکٹریشن' کمپیوٹر اپریٹر' ریفریجریشن اور ائرکنڈیشننگ' آٹو مکینک' ویلڈر' ٹرز مینٹ' کارپینٹر وغیرہ شامل ہیں۔

تربیت سے مستفید ہونے کے خواہشمند حضرات داخلے اور دیگر معلومات کے لیے فوری طور پر ڈائریکٹر (ٹریننگ) اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن شاہراہ جمہوریت سیکٹر G-5/2 اسلام آباد (پوسٹ بکس نمبر 1470) سے رجوع کریں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 16 مارچ 96ء)

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ مذہبی جنونیوں کو پوری قوم کو یرغمال نہیں بنانے دیں گے۔ پاکستان میں بعض چھوٹے مذہبی جنونی گروپ ہیں جو اپنے عقائد کے لئے پوری قوم کو یرغمال بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر بھارتی انتخابات کے بعد بات چیت شروع ہونے کا امکان ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں زبردستی الیکشن کرانے سے بھارت کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایسی اسمبلی جلد اپنی افادیت کھودے گی۔

○ آئل ٹینکروں کی ہڑتال سے پورے سندھ میں پٹرول اور ڈیزل کی سپلائی معطل ہو گئی۔ کراچی میں 75 فیصد پٹرول پمپ پٹرول اور ڈیزل نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئے۔ دیگر پٹرول پمپوں پر طویل قطاریں لگ گئیں۔ آئل ٹینکرز ایسوسی ایشن نے ٹینکروں کے کرایے میں اضافے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر شیخ رشید کو اڈیالہ جیل راولپنڈی سے رہا کر دیا گیا ہے۔ لال حویلی سے اڈیالہ جیل جانے والا جلوس کئی کلو میٹر لمبا تھا۔ حد نظر تک لوگ ہی لوگ تھے۔ فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ مسلم لیگی رہنما پر پھولوں کی پتیوں اور نوٹوں کی بارش کر دی گئی۔ اڈیالہ جیل پر بے پناہ رش کی وجہ سے پھاٹک ٹوٹ گئے۔ استقبالی جلوس دوپہر کو لال حویلی سے روانہ ہوا اور رات گئے واپس پہنچا۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ شیخ رشید کو طویل عرصہ تک جیل میں رکھنا حکومت کے لئے خفت کا باعث بنا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) ٹاسک فورس کے ایک اجلاس میں جس کی صدارت مسٹر نواز شریف نے کی کہا ہے کہ من مانی حلقہ بندیوں سے حکومت اپنی شکست کو فتح میں بدلنے کے "انتظامات" کر رہی ہے۔ اپوزیشن کو اقتدار میں آنے کے بعد ریکارڈ میں تبدیلی کے ذریعے نشست سے محروم کرنے سے باز نہ آنے والی حکومت جو الیکشن میں دھاندلی کو اپنا حق سمجھتی ہے اس کی نگرانی پر کسی صورت میں بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے پردے میں منظم طریق سے اپوزیشن کے ہزاروں ووٹروں کے نام منسوخ کئے گئے اور اپنے حامیوں کے جعلی ووٹ درج کرا دیئے گئے۔ انتظامیہ بھی حکومتی کنٹرول میں ہے۔ اعجاز شفیع کے بعد افتخار الحسن شاہ کو بھی ان کی نشست سے محروم کرنے کے لئے منفی حربے اختیار کئے جا رہے ہیں۔

○ صدر وزیر اعظم اور آرمی چیف کی ملاقات میں مسئلہ کشمیر اور افغان صورت حال پر غور کیا گیا۔ کشمیر میں نام نہاد لیڈروں سے مذاکرات بھارت کی سیاسی و سفارتی ناکامی ہے۔ اس بھارتی ڈرامہ بازی کو بے نقاب کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ افغانستان میں انتقال اقتدار کے لئے غیر ضروری عجلت سے کام نہیں لیا جائے گا۔

○ ورلڈ کپ جیتنے پر لاہور اور کولمبو دونوں شہروں میں جشن منایا گیا۔ فتح کی خوشی میں کھلاڑی ساری رات ہوٹل میں ڈانس کرتے رہے۔ سری لنکا میں عام تعطیل کا اعلان کیا گیا۔ سری لنکا کے کرکٹ کنٹرول بورڈ نے ایک ماہ بعد باقاعدہ جشن منانے کا اعلان کر دیا۔ کولمبو کی سڑکوں پر لوگوں نے دیوانہ وار رقص کیا۔ کھلاڑی گلے ملتے رہے۔ رات گئے تک شراب کے دور چلتے رہے۔

○ کولمبو پہنچنے پر فاتح سری لنکا کی کرکٹ ٹیم کا شاندار استقبال کیا گیا۔ لوگ اپنے ہیروز پر نچھاور ہو گئے۔ سربراہان مملکت کی طرح کا پروٹوکول دیا گیا۔ عوام ٹیم کے ارکان کو چومتے اور گلے لگاتے رہے۔ گلیوں میں رات بھر جشن ہوتا رہا۔

○ سری لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے زندہ دلان پاکستان کا بھرپور شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ میں زندہ دلان لاہور کو قذافی سٹیڈیم میں استقبالیہ دوں گی۔ ورلڈ کپ کا فائنل سری لنکا میں بھی ہوتا تو اتنی محبت نہ ملتی۔ پوری قوم کا شکریہ ادا کرنے جلد پاکستان جاؤں گی۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے نام اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ ٹی وی پر میچ دیکھتے ہوئے محسوس ہوا کہ ہماری ٹیم میچ سے قبل ہی ورلڈ کپ جیت چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پوری پاکستانی قوم کے احسان مند ہیں۔

○ مسٹر آصف علی زرداری ایم این اے نے کہا ہے کہ ورلڈ کپ سے ساری دنیا کو پتہ لگ گیا ہے کہ کراچی کے حالات نارمل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کارکن میری عزت کرتے ہیں لیکن لیڈر بے نظیر کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں پاکستان جنوبی افریقہ سے ہارا مگر تماشائیوں نے کوئی ہنگامہ نہیں کیا۔ پاکستان نے بھارت سے ہار کر بھی اپنی اخلاقی برتری ثابت کر دی۔ بنگلور میں جیت جاتے تو شاید ہمارے کھلاڑیوں کی واپسی مشکل ہو جاتی۔

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کی برسی عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ مرحوم کے آبائی قصبہ سندھڑی میں منعقدہ تقریب میں حامد ناصر چٹھہ، ملکی اور دیگر سرکردہ لیڈر شریک ہوئے۔

○ سوئی کے مقام پر پنجاب اور سرحد کی گیس سپلائی لائن زور دار دھماکے سے پھٹ گئی۔ متبادل لائن کے ذریعے سپلائی جاری رکھی گئی۔ مرمت کے لئے ایمرجنسی ٹیمیں پہنچ گئیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے تاج محمد جمالی نے کہا ہے کہ اتحاد کا فارمولا تیار ہو گیا ہے۔ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ مسٹر نواز شریف اس میں رکاوٹ ہیں۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ نواز شریف اور چٹھہ دونوں مستعفی ہو کر مشترکہ الیکشن کرائیں۔ نواز شریف راضی ہو گئے تو لیگ متحد ہو سکتی ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ نواز شریف نے تحریک چلانے کا اعلان کیا تو ہراول دستہ میں میں ہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے خاتمہ کے لئے ٹیمنی کی ضرورت ہے۔ جس دن مسلم لیگ متحد ہو گئی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مسلم لیگ کے اتحاد میں چٹھہ اور اقبال احمد خان رکاوٹ ہیں۔ اتحاد کے لئے چٹھہ اور مسلم لیگ کو مل کر کام کرنا چاہیئے۔ پیپلز پارٹی نہیں چاہتی کہ مسلم لیگ متحد ہو۔

○ چرار سیکٹر میں پاک بھارت افواج میں مزید جھڑپیں ہونے سے کئی بھارتی بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں ایک بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا جبکہ کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ بھارت نے سرحد پر پی ٹی وی کی نشریات جام کرنے کے لئے آلات نصب کر دیئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کے جغرافیہ میں رہتے ہوئے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے پاکستانیوں کے نام کھلے خط میں انہوں نے لکھا کہ عدالتیں پیپلز پارٹی کے دفاتر میں تبدیل ہو گئی ہیں ہم انصاف کے لئے کس عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاجر ملک کے دشمن نہیں ہیں۔ بیس لاکھ جانوں کا نذرانہ دیا۔

ضرورت ہے

پنجاب کے تمام اضلاع سے میڈیکل ریپ اور ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں۔

1- برائے میڈیکل ریپ:- تعلیم ایف اے' ایف ایس سی' بی اے' بی ایس سی حضرات اپنے مکمل کوائف معہ تجربہ اگر رکھتے ہوں شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد حالیہ تصویر کے ہمراہ درخواست ارسال کریں۔

2- برائے ڈسٹری بیوٹرز:- نئے اور پرانے جو ڈسٹری بیوشن میں دلچسپی رکھتے ہوں معہ اپنے تجربہ کے درخواستیں ارسال کریں۔

درخواستیں 31 مارچ 1996ء سے پہلے وصول کی جائیں گی۔

مارکیٹنگ مینیجر

محمود اینڈ کمپنی

پوسٹ بکس نمبر 40 شیخوپورہ

اعلان تعطیل

مورخہ 23 مارچ 1996ء بروز ہفتہ دفتر **الفضل** میں تعطیل ہو گی لہذا اس روز کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیے ہنر سیکھیے

ریفریجریشن اینڈ ائرکنڈیشننگ

کورس میں

داخلہ جاری ہے

☆ اس کورس میں فریج اور ائرکنڈیشنز کے کام کے ساتھ ساتھ بجلی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔
☆ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار مڈل پاس
☆ مدت کورس 6 ماہ (300 گھنٹے)
☆ امتحان حکومت خود لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے
☆ پریکٹیکل کے لئے ورکشاپ حکومت کے معیار سے بھی اعلیٰ
☆ ہر طالب علم کو اپنی نگرانی میں الگ الگ پریکٹیکل کروایا جاتا ہے۔
☆ انسٹرکٹر آسٹریلیا اور امریکہ سے تربیت یافتہ اور تجربہ کار۔
☆ کلاس 96-4-1 سے شروع ہوگی۔
☆ تفصیلات کے لئے پراسپیکٹس ملاحظہ فرماویں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ 1978ء
حکومت پنجاب کے فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ
Affiliated with Punjab Board of Technical Education, Lahore.

قسم سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز

انوار گولڈ سمتھ

نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 487

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

20 گرام 30 روپے، 60 گرام 90 روپے، 100 گرام 150 روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

250 روپے

سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن

فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534